## 117275 ـ فرمان باری تعالی: { اور تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو } کی تفسیر

**سوال**

برائے مہربانی کیا آپ درج ذیل فرمان باری تعالی کا معنی بیان کر سکتے ہیں ؟
اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو، اور سلوك و احسان کرو، اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے البقرۃ ( 195 ).
میں حیران ہوں کہ فتوی نمبر ( 46807 ) میں پڑھا ہے کہ اس سے مراد اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا ہے، پھر میں نے ایك اور فتوی نمبر ( 21589 ) کا مطالعہ کیا جس میں لکھا تھا کہ: اس سے جان قتل کرنا مراد ہے، یہ کہ اگر میں اس کا معنی اچھی طرح سمجھ سکا ہوں تو پھر، برائے مہربانی اس کا جواب دیں.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

مفسرین اور فقہاء وغیرہ اہل علم متفق ہیں کہ اللہ کا فرمان:

اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو، اور سلوك و احسان کرو یقینا اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے البقرۃ ( 195 ).

یہ نفقہ کے سیاق میں وارد ہے، اور اور آیت کے سبب نزول میں وارد ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی تجارت اور مال وغیرہ کی طرف پلٹ کر اسے صحیح کریں، اور جہاد چھوڑ دیں تو اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں اس آیت میں ڈرایا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نفقہ کے بارہ میں نازل ہوئی " انتہی

دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4516 ).

اور امام ترمذی نے اسلم ابو عمران سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" ہم روم میں تھے تو رومیوں نے ہمارے مقابلہ میں ایك بہت بڑی لشکر کی صف نکال کر لائے، اور مسلمانوں میں سے

ايك شخص نے روميوں كے لشكر كى اس صف پر حملہ كر ديا اور ان ميں داخل ہو گيا، تو لوگ چيخ كر كہنے لگے: سبحان اللہ! يہ تو اپنے آپ كو ہلاكت ميں ڈال رہا ہے! چنانچہ ابو ايوب انصارى رضى اللہ تعالى عنہ اٹھے اور فرمايا:

لوگو تم اس آيت كى يہ تاويل اور تفسير كر رہے ہو، بلكہ يہ آيت تو ہمارے انصار صحابہ كے متعلق نازل ہوئى، جب اللہ سبحانہ و تعالى نے اسلام كو عزت سے نوازا اور اسلام كے مددگار بہت زيادہ ہو گئے، تو ہم ميں سے كچھ صحابہ نے راز دارانہ طريقہ سے كہا اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا اس كو علم نہ ہونے ديا، ہمارے مال ضائع ہو گئے ہيں، اور اب اللہ تعالى نے اسلام كو عزت سے نواز ديا ہے، اور اس كے مددگار بھى زيادہ ہو گئے ہيں، تو اگر ہم جا كر اپنا مال جو ضائع ہوا ہے اس كى اصلاح كر ليں، تو اللہ تعالى ہمارے قول كا رد كرتے ہوئے اپنے نبى صلى اللہ عليہ وسلم پر يہ آيت نازل فرما دى:

اور تم اللہ كى راہ ميں خرچ كرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاكت ميں مت پڑو .

چنانچہ مال اور تجارت كرنا اور اس كى اصلاح كرنا اور ہمارا جہاد اور جنگ كو ترك كرنا ہلاكت تھا، اس كے بعد ابو ايوب رضى اللہ تعالى عنہ جہاد ميں مشغول رہے حتى كہ وہ قسطنطينيۃ ميں دفن ہوئے "

سنن ترمذى حديث نمبر ( 2972 ) علامہ البانى رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر ( 13 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس كے باوجود ـ متقدمين اور متاخرين ـ علماء كرام ميں سے كچھ اس پر بھى استدلال كرتے ہيں كہ اس ميں جان كو قتل كرنے اور اسے اذيت پہنچانا اور اسے كسى بھى طريقہ سے ہلاكت ميں ڈالنا مراد ہے، انہوں نے اس آيت ميں لفظ عموم اور قياس جلى كو ايك اصولى قاعدہ اور اصول كو سامنے ركھتے استدلال كيا ہے كہ " لفظ كے عموم كا اعتبار ہو گا، نا كہ خاص سبب كا "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اسے اس پر مقتصر كرنا ـ يعنى آيت كو اللہ كى راہ ميں خرچ كرنے كے موضوع پر ہى منحصر كر دينا ـ اس ميں نظر ہے، كيونكہ لفظ كے عموم كا اعتبار ہو گا " انتہى

ديكھيں: فتح البارى ( 8 / 185 ).

اور شوكانى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يعنى تم ايسا كچھ بھى نہ لو جس ميں تمہارى ہلاكت ہو، اور اس آيت كے معنى ميں سلف كے كئى اقوال ہيں، اور حق يہ ہے كہ لفظ كے عموم كا اعبتار ہو گا، نہ كہ خاص سبب كا، اس ليے جس ميں يہ صادق آتا ہو كہ اس ميں دين يا

دنیا کے متعلق ہلاکت ہے تو وہ اس میں داخل ہے، ابن جریر طبری کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: فتح القدیر ( 1 / 193 ).

اس پر سلف رحمہ اللہ کی کئی نوع و قسم کی تفسیریں بھی دلالت کرتی ہیں، اور براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے وارد ہے کہ انہوں نے گناہ کرنے کے بعد اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والے شخص کو شمار کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ ہلاکت کی.

اور فتح الباری میں ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اسے ابن جریر اور ابن منذر نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری ( 8 / 33 ).

اس سے واضح ہوا کہ ہماری اس ویب سائٹ پر سابقہ دونوں جوابات میں کوئی تناقض نہیں، جو سوال نمبر ( 46807 ) کے جواب میں آیا ہے وہ اس آیت کے سیاق اور سبب نزول کے متعلق ہے.

اور جو سوال نمبر ( 21589 ) کے جواب میں بیان ہوا ہے وہ آیت کے الفاظ کے عموم سے استدلال ہے، اور بیان ہوا ہے کہ مطلقا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا جائز نہیں، چاہے وہ کسی بھی شکل اور طریقہ کے یہ ہلاکت و اذیت ہو.

واللہ اعلم .